Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ؕ

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۴ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ، ۱۹ شہادت ۱۳۵۱ھش، ۱۹ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۸۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ـ ۱۸ شہادت ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:ـ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کیلئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

ربوہ ـ ۱۶ شہادت ـ بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیز مکرم مجیب الرحمٰن صاحب درد ایم ایس سی ابن حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ محترمہ تسنیم حمید صاحبہ بی اے بنت محترم جناب قاضی عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ (سابق ایڈیٹر "سن رائز") لاہور کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر فرمایا۔ عزیزہ تسنیم صاحبہ حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف امرتسر کی پوتی اور حضرت چوہدری حاکم علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف چک ۹ پنیار شمالی سرگودھا کی نواسی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت اور خوشی و مسرت کا باعث بنائے۔ آمین (محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۲۹ شہادت/اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

پروگرام حسب ذیل ہے:ـ

۱ـ محترم ڈاکٹر پروفیسر نصیر احمد خان صاحب:
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فارسی الاصل ہیں۔

۲ـ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب:
الہام "خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس" کی تشریح۔

۳ـ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب:
اسلام کے مقرر کردہ اصول جنگ۔

اجلاس میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام ہوگا۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔

احباب کثرت سے شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رُوحانی نظام میں مرکزِ اصلی کی طرف بازگشت کرنا ہی راحت کا موجب ہوسکتا ہے

جو شخص خدا سے اعراض کرتا ہے وہ اصلی مرکز سے ہٹ کر تاریکی کے عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے

"جس طرح ایک گھر کے دروازے بند کر لینے سے انسان روشنی سے محروم ہو جاتا ہے اور تازہ اور زندگی بخش ہوا اُسے نہیں مل سکتی یا کسی زہر کے کھا لینے سے اُس کی زندگی باقی نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح پر جب ایک آدمی خدا کی طرف سے ہٹتا ہے اور گناہ کرتا ہے تو وہ ایک ظلمت کے نیچے آکر عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔ گناہ اصل میں جناح تھا جس کے معنی میل کرنے اور اصل مرکز سے ہٹ جانے کے ہیں۔ پس جب انسان خدا سے اعراض کرتا ہے اور اُس کے نُور کے مقابل سے ہٹ جاتا ہے جو صرف خدا کی طرف سے اُترتا اور دلوں پر نازل ہوتا ہے تو وہ ایک تاریکی میں مبتلا ہوتا ہے جو اُس کیلئے عذاب کا موجب ہو جاتی ہے۔ پھر جس قسم کا یہ اعراض ہو۔ اسی قسم کا عذاب اسے دُکھ دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان پھر اُسی مرکز کی طرف آنا چاہے اور اپنے آپ کو اس مقام پر پہنچا دے جو ایسی روشنی کے پڑنے کا مقام ہے تو وہ پھر اس گمشدہ نُور کو پا لیتا ہے۔ کیونکہ جیسے دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے کمرہ میں روشنی کو ایسے وقت پا سکتے ہیں، جب اُس کی کھڑکیاں کھول دیں۔ ویسے ہی رُوحانی نظام میں مرکزِ اصلی کی طرف بازگشت کرنا ہی راحت کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور اس دُکھ درد سے بچاتا ہے جو اس مرکز کو چھوڑنے سے پیدا ہوا تھا اس کا نام توبہ ہے اور یہی ظلمت جو اِس طرح پر پیدا ہوتی ہے ضلالت جہنّم کہلاتی ہے۔ اور مرکزِ اصلی کی طرف رجوع کرنا جو راحت پیدا کرتا ہے۔ جنّت سے تعبیر ہوتا ہے۔ اور گناہ سے ہٹ کر پھر نیکی کی طرف آنا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاوے اس بدی کا کفّارہ ہو کر اُسے دُور کر دیتا ہے اور اس کے نتائج کو بھی سلب کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶ و ۲۷)

صدقہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دُور کر دیتا ہے

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:ـ

اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیٔ غَضَبَ الرَّبِّ۔

صدقہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دُور کر دیتا ہے اور ابتلاؤں اور مصیبتوں سے اُسے محفوظ رکھنے کا باعث بنتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے۔

آپ کے ذمہ لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) نیز زکوٰۃ میں سے کوئی رقم واجب ادا تو نہیں؟

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ شہادت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا ایک عہد اور اس کا عملی تقاضا

احمدی ہونے کی حیثیت میں ہم میں سے ہر فرد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ سے ایک عہد کیا ہے اور وہ عہد جیسا کہ ہر احمدی اچھی طرح جانتا ہے یہ ہے کہ:۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

حضور علیہ السلام کے صحابہ نے تو یہ عہد براہِ راست حضورؑ کے دستِ مبارک پر کیا۔ بعد میں آنیوالی نسلیں یا بعد ازاں جنہیں قبولِ حق کی سعادت نصیب ہوئی اور وہ اس جماعت میں داخل ہوئے یا آئندہ ہوں گے وہ سب اس عہد میں برابر کے شریک ہیں اور اس لئے شریک ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عہد کو ہر احمدی کے لئے قیامت تک کے واسطے لازمی قرار دیا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے صاف اور واضح الفاظ میں اپنی کتاب "کشتیٔ نوح" میں رقم فرمایا ہے:۔

"جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی رُو سے کوئی احمدی بھی (خواہ وہ نسلاً جماعتِ احمدیہ میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہے یا وہ خود قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہو کر اس جماعت میں شمولیت اختیار کرتا ہے) اس عہد سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔ جماعتِ احمدیہ میں شمولیت اس امر کو مستلزم ہے کہ شمولیت اختیار کرنے والا خدا تعالیٰ سے یہ عہد کرتا ہے کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ اس سے صاف عیاں ہے جو شخص بھی ظاہری طور پر اپنے آپ کو جماعت میں شامل سمجھتا ہے لیکن درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ عنداللہ ہرگز بھی اس میں شامل نہیں ہے۔ یہ عہد اس جماعت میں شمولیت کی ایک لازمی اور بنیادی شرط ہے۔ اس شرط کو پورا کئے بغیر کوئی شخص بھی اس میں شامل شمار نہیں ہو سکتا۔

اس عہد کی بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر اس کے مالہٗ وما علیہ سے اچھی طرح واقف ہونا ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ یہ عہد خلاصہ ہے اُن تمام عملی تقاضوں کا جنہیں قبولِ احمدیت کے بعد پورا کرنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس عہد کے عملی تقاضوں کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس عہد کی رُو سے خدا تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ:۔

"تم نے اپنے رب کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ تم دین کو دُنیا پر مقدم رکھو گے، اس لئے جب تم سے تمہارے نفسوں کی قربانی مانگی جائے، جب تم سے تمہارے بیوی بچوں کی قربانی مانگی جائے، جب تم سے تمہارے رشتہ داروں اور تمہارے دوستوں کی قربانی مانگی جائے، جب تم سے تمہارے دُنیوی سامان اور مال و اسباب کی قربانی مانگی جائے تو تمہیں چاہیئے کہ تم اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ خدا کی جزاء اور اس کے ثواب کے مقابلہ میں یہ سب چیزیں ثمنِ قلیل کی حیثیت رکھتی ہیں تم اپنے نفسوں کو بھی، تم اپنے بیوی اور بچوں کو بھی، تم اپنے عزیز و اقارب کو بھی، تم دُنیا کے ہر متاع کو بھی قربان کر کے خدا کی رضاء کے حصول کے لئے کوشش کیا کرو اور عہدِ بیعت کو اپنے ہاتھ سے دیکر ثمنِ قلیل لینے کی کوشش نہ کیا کرو۔"

(خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء مطبوعہ الفضل ۹ مارچ ۱۹۶۷ء)

سو گویا اپنے اس عہد کی رُو سے ہم اس امر کے پابند ہیں کہ اگر حصولِ رضائے الٰہی کی خاطر ہمیں اپنی جان، اپنے بیوی بچے، اپنے رشتہ دار، اپنے دوست احباب، اپنی جائیدادیں اور اپنے اموال قربان کرنے پڑیں تو ہم ان سب چیزوں کو بے حقیقت سمجھتے ہوئے انہیں بلا تامّل قربان کر دکھائیں۔ حضور علیہ السلام کے صحابہ نے دین کی راہ میں یہ سب چیزیں قربان کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو جس شان سے نبھایا فی زمانہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ خدا تعالیٰ نے ان سے جس چیز کی قربانی کا بھی مطالبہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اجر و ثواب کے مقابلہ میں اُس چیز کو سراسر بے حیثیت اور بے حقیقت سمجھتے ہوئے دلی بشاشت کے ساتھ اسے قربان کر دکھایا۔

جب خدا تعالیٰ کی طرف سے جانوں کی قربانی کا مطالبہ ہوا تو حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید اور دوسرے شہدائے احمدیت رضی اللہ عنہم نے اس طرح ہنسی خوشی جامِ شہادت نوش کیا کہ خود شہید کرنے والے بھی ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہے۔ انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ دین کی عظمت اور اس کی عزت کے مقابلہ میں جان کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اُس اجر و ثواب کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ کی جناب سے انہیں ملے گا، جان کو بچانا اپنی حماقت سے محض ثمنِ قلیل پر اکتفا کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے جان کی کوئی پرواہ نہیں کی بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اسے قربان کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ایسا شاندار مظاہرہ کیا جو قیامت تک زندہ اور درخشندہ و تابندہ رہے گا۔ اسی طرح جب دین کی خاطر اموال پیش کرنے کا موقع آیا تو وہ ان سے اس طرح دست بردار ہو گئے کہ جیسے وہ اُن کے تھے ہی نہیں۔ وہ جانتے تھے کہ یہ اموال ہمارے نہیں بلکہ خدا ہی کے عطا کردہ ہیں اس لئے انہوں نے بلا چون و چرا انہیں خدا تعالیٰ کی طرف ہی لوٹا دیا۔ انہوں نے اُس اجر و ثواب کے مقابلہ میں جو اِس قربانی کے نتیجہ میں انہیں ملنا مقدر تھا اِن اموال کو ثمنِ قلیل جانا۔ پھر جب آگے چل کر ان سے بیوی بچوں، رشتہ داروں اور دوست احباب کی قربانی کا اس رنگ میں مطالبہ ہوا کہ وہ ان سے جدائی اختیار کر کے سالہا سال کے لئے وطن سے ہزاروں ہزار میل دُور جا کر اجنبی علاقوں میں، اجنبی قوموں کے درمیان بے سروسامانی کے عالم میں تنِ تنہا دینِ حق کی اشاعت کا فریضہ ادا کریں، تو انہوں نے ہنسی خوشی یہ قربانی بھی پیش کر دکھائی۔ ان میں سے بعض دس دس، پندرہ پندرہ اور بیس بیس سال اپنے بیوی بچوں سے جدا رہے۔ بعض جوان گئے اور بوڑھے ہو کر واپس آئے اور جن شیر خوار بچوں کو چھوڑ گئے تھے انہیں واپس آئے تو جوان پایا اور بچوں کو جوان ہو کر اپنے باپ کی شکل دیکھنی نصیب ہوئی۔ الغرض انہوں نے دین کو دنیا پر اس شان سے مقدم کر دکھایا کہ یقیناً آسمان پہ فرشتے بھی اُن کے شوقِ قربانی کو دیکھ کر عش عش کر اُٹھے۔

اس عہد کو پورا کرنا صرف صحابۂ مسیح موعودؑ کی ہی ذمہ داری نہ تھی، ہر احمدی اپنے اس عہد کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ جس احمدی سے بھی دین کی راہ میں جس رنگ کی قربانی کا مطالبہ ہو، اُس کا یہ فرض ہے کہ وہ بطیبِ خاطر وہ قربانی پیش کر کے اپنے اس عہد کو پورا کر دکھائے کہ

"میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

جو درحقیقت اپنے اس عہد کو پورا کر دکھانے کیلئے ہر دم تیار اور مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ کے مصداق ہیں اور جو درحقیقت وقت آنے پر اسے پورا کر دکھاتے ہیں وہی فی الحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں۔

زمزمۂ فکر!

فقط توصیفِ حُسنِ یار سے آگے نہیں جاتے
تیرے نغمے گُل و گُلزار سے آگے نہیں جاتے
پہنچتے تھے کبھی اُڑ کر جو تاروں کے نشیمن پہ
وہ لوگ اب سایۂ دیوار سے آگے نہیں جاتے
ستم یہ ہے کہ لفظ "جَاهِدُوْا" پر سوچنے والے
کبھی بھی خنجر و تلوار سے آگے نہیں جاتے
تقاضائے جمالِ یار کو پہچاننے والے
تمنّائے جمالِ یار سے آگے نہیں جاتے
سفینے جنکو دھڑکا ہو ہمیشہ ڈوب جانے کا
گزر کر وہ کبھی منجدھار سے آگے نہیں جاتے
ہماری درسگاہوں کے جواں۔ ہم نے یہ دیکھا ہے
عموماً مغربی افکار سے آگے نہیں جاتے
بھلا کیا ہو گا اُن کے دِل میں شوقِ عرش پیمائی
وہ طائر۔ گھر کی جو دیوار سے آگے نہیں جاتے
گرجتے ہیں جو جوش و شدّتِ کردار کے فن پر
وہ اکثر۔ گرمیٔ گفتار سے آگے نہیں جاتے
حقیقت میں ہر اک بستی ہمارے زیرِ دامن ہے
بظاہر ہم دیارِ یار سے آگے نہیں جاتے

44
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی ڈاکٹروں کے ایک خصوصی اجتماع سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

اسلام کی عیسائیت کے خلاف اصل جنگ اس وقت مغربی افریقہ میں ہو رہی ہے

فرمودہ ۳۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء بمقام دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

(۶)

ہمارے اس علاقے میں بھی ایسی بیسیوں جماعتیں ہیں جو ۱۹۵۳ء کے جلسے میں ایک ایک وقت میں تھے ایسے ۳۰، ۳۰، ۴۰، ۴۰ آدمی یا بعض دفعہ اکٹھی جماعتیں بنی ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ وہ ۱۹۵۳ء کے احمدی ہیں۔ احمدیوں کے گھروں کو آگ لگایا کرتے تھے اور ۳۴۔۴۸ میں جا کر شامل ہوتے تھے لیکن ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کے دماغ کو جھنجھوڑا اور ان کو خیال پیدا ہوا کہ جس جماعت کی ہم مخالفت کر رہے ہیں۔ آؤ پتہ تو کریں یہ جماعت ہے کیسی؟ اس کے عقائد کیا ہیں؟ چنانچہ پہلے اندھیرے میں ہماری مخالفت کر رہے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے دل میں احمدیت کی کتابیں پڑھنے کی تحریک پیدا ہوئی تو انہیں حق نظر آ گیا اور پھر وہ احمدی ہو گئے پس ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ پختہ ایمان کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے

بڑی کھلی شاہراہ

کھول دی ہے البتہ انفرادی قربانی ضرور دینی پڑیگی کیونکہ یہ کبھی ہوا ہی نہیں کہ کوئی قوم قربانی دیئے بغیر ترقی کر سکی ہو۔

غرض ضبط و نظم کو ضرور قائم کرنا پڑیگا احمدیت کے اندر رہتے ہوئے اطاعت ضرور کرنی پڑے گی۔ اگر تو کوئی ڈکٹیٹر آپ کے اوپر حکم چلا رہا ہو تو پھر تو آپ کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم اس کی کیوں اطاعت کریں؟ لیکن اگر اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا خلیفہ دے جو آپ سے پیار کرنے والا ہو تو اگر آپ اس کی اطاعت سے گھبرائیں تو یہ علاوہ اور بہت ساری برائیوں کے جہالت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بہت بڑے وعدے دیئے ہیں جنہیں ہم ساری دنیا میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ انگریزوں نے ایک وقت میں یہ کہا تھا کہ ان کی وسیع دولت برٹش کامن ویلتھ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ وہ زمانہ ختم ہو گیا۔ اب برٹش کامن ویلتھ پر سورج غروب ہوتا ہے لیکن جماعت احمدیہ پر

سورج غروب نہیں ہوتا

لیکن خالی یہ چیز نہیں ایک اور چیز بھی ہے جس کی انگریز دعویٰ نہیں کر سکتے تھے لیکن جس کی جماعت احمدیہ دعویٰ کر سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو جماعت کو پہلے سے زیادہ کثیر اور پہلے سے زیادہ مضبوط دیکھتا ہے۔ اگر سورج کو زبان دی جائے تو وہ گواہی دے گا کہ ہر صبح کو میں یہ دیکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو چکی ہے اور پہلے سے زیادہ کثیر ہو چکی ہے۔ مثلاً افریقہ سے روزانہ بیعتیں آتی رہتی ہیں۔ ہمارے غیر مبائعین کے سالانہ جلسہ میں پچھلے سال جتنے آدمی اکٹھے ہوئے تھے ان سے زیادہ میں ایک دن بیعت فارموں پر دستخط کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہے۔ لیکن پھر بھی ہم کہتے ہیں لَا فَخْرَ یہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے نہیں۔ ہم تو بڑے ہی کمزور اور عاجز ہیں ہمارے پاس دنیا کا سہارا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہمارا کام کر رہے ہیں اور ثواب ہمیں مل رہا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ورنہ آپ کیا قربانی دیتے ہیں

جب تحریک جدید شروع ہوئی تو شاید لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا سارا بجٹ تھا جس میں سے اکثر حصہ یہاں خرچ ہوتا تھا دفتر کے اخراجات ہیں، مبلغوں کی ٹریننگ ہے کتابوں کی اشاعت کا کام ہے۔ میرے خیال میں اتنے بجٹ میں سے غیر ممالک میں خرچ کرنے کے لئے بمشکل ۲۵ ہزار روپیہ ہوگا اور یہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اللہ کا ایک بہت بڑا معجزہ ہم نے دیکھا ہے کہ اس کے باوجود احمدیت کو شاندار ترقیات عطا ہوتی رہی ہیں ۱۹۴۴ء تک اگرچہ غیر ممالک میں جماعتیں تو قائم ہو چکی تھیں۔ لیکن انہیں ابھی چندہ دینے کی عادت نہیں پڑی تھی اس لئے یہیں سے خرچ ہوتا رہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہمارے بعض بڑے بزرگ لوگوں نے چار آنے چندہ دیا آپ نے ان کا نام اپنی کتابوں میں لکھ دیا جس کے نتیجہ میں انکو قیامت تک جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے بھی ثواب ملتا رہے گا اگر چندہ ان میں سے کسی کا چار آنے کسی کا آٹھ آنے اور کسی کا ایک روپیہ ماہوار تھا اور ان کا نام لکھ کر انہیں اسلئے اہمیت دی گئی کہ اس وقت امت مسلمہ اسلام کی راہ میں ایک دھیلہ خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ چنانچہ انکی اس پہلی عادت کے مقابلے میں چار آنے دینا واقعی بڑی بات تھی پھر ایک وقت آیا کہ انہوں نے خدا کی راہ میں اسلام کی سربلندی کیلئے اپنی ہر چیز قربان کر دی۔ مجھے پتہ ہے اور میں آپکو علی وجہ البصیرت بتا رہا ہوں کہ ایک شخص جو قادیان میں شروع زمانے میں بڑے اخلاص سے کام کرتا تھا اور جسے پانچ روپے ماہوار گزارہ ملتا تھا اور اس کے چھ سات لڑکے تھے چنانچہ اب ایک ایک لڑکے کو ۳، ۲، ۳۔ ۴، ۴ ہزار روپے ماہوار آمد ہو رہی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تو اس دنیا میں بھی کسی کا قرض نہیں چھوڑتا۔ البتہ قربانی ضرور لیتا ہے تاکہ وہ آزمائش کرے کہ کون اپنے عہد میں پکا ہے اور کون کمزور اور ٹوٹنے والا ہے۔ لیکن یہ کہ وہ ہمیں اس دنیا میں چھوڑ دے یہ نہیں ہو سکتا۔

شروع میں تحریک جدید کا شاید لاکھ یا ڈیڑھ لاکھ روپیہ جمع ہوا تھا۔ لیکن اب میں نے انگلستان میں جب نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک کی تو پونے گھنٹے کے قریب میں پہلے دن اپنے بھائیوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوں اور اس وقت میرے خیال میں انگلستان کی ساری احمدی آبادی کا پانچواں یا ساتواں حصہ جمع تھا۔ سارے حساب تو ویسے بھی آ نہیں سکتے کیونکہ دور دراز علاقوں یا شہروں میں رہتے ہیں۔ کسی کو چھٹی نہیں ملتی اس پونے گھنٹے میں ستر ہزار سے زیادہ کے وعدے ہو گئے تھے اور پھر دوبارہ اتوار کے دن ایک گھنٹے کے قریب میں اُن میں دوبارہ بیٹھا ہوں جس کے نتیجہ میں یہ وعدے ۲۳ ہزار پونڈ تک پہنچ گئے اور جب میں وہاں سے روانہ ہوا ہوں تو ۴۵ ہزار کے وعدے ہو گئے تھے پس کجا وہ زمانہ کہ بار بار تحریک کی گئی اور سارے سال میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے اور کجا یہ کہ ڈیڑھ دو گھنٹے میں ۴۵ ہزار پونڈ یعنی نو لاکھ روپے کے قریب وعدے ہو گئے۔

میں انگلستان میں قیام کے دوران چند دنوں کیلئے سپین چلا گیا یہ بھی ایک برکت ہے میرے پیچھے لوگوں نے وعدے کئے اور نقد پیسے دیئے۔ پس جب سپین سے واپس آیا تو امام رفیق کو خیال آیا کہ دس ہزار پونڈ نقد میری واپسی تک جمع نہیں ہو سکیں گے۔ مجھے کہنے لگے کہ جو آپ نے ٹارگٹ مقرر کیا ہے دس ہزار پونڈ نقد جمع کرنیکا اس وقت تک ۸ ہزار پونڈ نقد رقم جمع ہو چکی تھی وہ پورا نہیں ہوگا آپ مجھے ایک ماہ کی مہلت دیں۔ میں نے کہا کیسے نہیں جمع ہوں گے جب اللہ تعالیٰ نے میرے منہ سے نکلوایا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے فضل سے میری بات پوری کرے گا چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب میں وہاں سے روانہ ہوا تو دس ساڑھے دس ہزار پونڈ نقد جمع ہو گیا تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک میرا خیال تھا کہ بہت سے ایسے دوست ہیں کہ جو انتظار کر رہے ہیں کہ میں سپین سے واپس آؤں اور وہ میرے ہاتھ میں چیک دیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح شاید انہیں زیادہ ثواب مل جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے بڑی قربانی کر کے دیئے بھی تھے۔ اب بھی میں یہاں سے ایک خط کے ذریعہ سے تحریک کر رہا ہوں میرا خیال ہے کہ اب تک جو گیارہ ہزار سے اوپر نقد جمع ہو چکے ہیں کہ جلد از جلد بیس ہزار پونڈ تک پہنچ جائیں تاکہ کسی سٹیج پر روک پیدا نہ ہو۔ یہاں سے تو ہم ایک پیسہ بھی باہر نہیں بھیج سکتے۔ ہمیں فارن ایکسچینج نہیں دے رہا ہے۔ لیکن یہاں بہت سارے کام ہیں مثلاً یہاں سے جو آدمی جائیں گے ان کا کرایہ وغیرہ پر خرچ ہوگا۔ میرے خیال میں اگر سارے استاد اور ڈاکٹر چلے جائیں تو اس پر ڈھائی لاکھ روپیہ خرچ ہو جائیگا۔ بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہ رقم INVEST کر کے اس کی آمد سے خرچ کیا جائے۔ یہ میری سکیم نہیں ہے یہ میرا وہ سرمایہ نہیں ہے جس کی آگے آمد سے افریقہ میں خرچ کرنا ہے بلکہ اس لئے سرمایہ کو لگا دینا ہے اور اگر ہم ۱۴ ہیلتھ سنٹر کھولنے میں کامیاب ہو جائیں اللہ تعالیٰ آپکو توفیق دے میرے ساتھ تعاون کرنے کی تو پہلے ہیلتھ سنٹر کا تجربہ ہوا ہے اسکے مطابق ایک لاکھ پونڈ سالانہ کی NET SAVING بھی ہو سکتی ہے اور اگر ہم اس سرمایہ کو INVEST کر دیں گے تو ہمیں دس ہزار پونڈ سالانہ آمد ہو گی لیکن اگر ہم اس سرمایہ کے ذریعہ ہیلتھ سنٹرز کھول لیتے ہیں تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے اللہ تعالیٰ اسمیں تجربہ کے لحاظ سے بھی برکت ڈالے گا

آپ اپنے پتے یہاں دے جائیں۔ آپ میری ان باتوں کو سمجھ گئے ہوں گے کہ جس حد تک ممکن ہو سکتا ہے میں ڈاکٹروں پر کم سے کم بوجھ ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ مثلاً اگر کسی کے حالات ایسے ہیں کہ وہ باہر نہیں جا سکتا اور اس نے ہمارے ساتھ پانچ سال کا معاہدہ کر رکھا ہے تو اگر مجھے اس کی ضرورت نہ پڑی تو نہیں بھیجونگا اور اگر مجھے اسکی ضرورت پڑ گئی تو میں اس کو کہونگا کہ معاہدہ کی شق سے فائدہ اٹھا کر اگر ہسپتال میں چھوڑنا ہے تو استعفیٰ دے دو اور آزاد ہو جاؤ بلکہ حصہ بہر حال قربانی کا ہے اگر وہ قربانی نہ ہو تو آپکو ثواب نہیں ملے گا میری یہ دعا ہے کہ آپ کو بھی دوسروں کے ساتھ بے حد ثواب ملے لیکن جو باتیں میں نے

اخلاص اور دعا

وغیرہ کے متعلق کہی ہیں آپ انکا ضرور خیال رکھیں۔ ہم نے میڈیکل ہیلتھ سنٹر کا جو ڈاکٹر ہے وہ گویا اس کا مبلغ بھی سمجھتے ہیں۔ اسلئے آپ کو وہاں جانے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں اچھی طرح سے پڑھنی پڑیں گی۔ مثلاً وہاں عیسائیت کے ساتھ مقابلہ ہے یا دہریت کیساتھ مقابلہ ہے۔ بعض ملکوں میں تو بڑی بھاری اکثریت مشرکوں کی ہے۔ مثلاً نائیجیریا ہے۔ یہاں بہت سے مشرک پائے جاتے ہیں یہاں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پریذیڈنٹ ٹب مین تھے انہوں نے ہمیں سو ایکڑ زمین دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن عملاً انہوں نے ڈیڑھ سو ایکڑ زمین دینے کا حکم دیدیا ہے یعنی ڈیڑھ گنا زیادہ۔ لائبیریا میں حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۳ فیصد عیسائی ہے اور ۲۵ فی صدی مسلمان ہیں اور باقی ۶۲ فیصدی پیگن یعنی مشرک ہیں۔ مختلف علاقوں میں مختلف قسم کی رسوم کے پابند ہیں۔ مسلمان کا یہ خیال ہے کہ یہ اعلان غلط ہے ان کے خیال میں ۵۰ فیصد مسلمان ہیں اور ۱۳ فی صدی عیسائی اور باقی مشرک ہیں۔ میں نے کہا کہ تمہیں حکومت کے خلاف کہنے کی کیا ضرورت ہے تم کوشش کر کے ۲۵ فی صدی پیگن یعنی مشرکوں میں سے مسلمان بناؤ تو وہ حسابات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے کہ مسلمان اکثریت میں ہو گئے ہیں اور احمدی اگر اتنے ہو جائیں تو غیر احمدی تو آپس کے جھگڑوں میں مبتلا ہیں وہ اپنے حقوق کو حاصل نہیں کر سکتے لیکن اللہ تعالیٰ احمدی کو یہ توفیق دیتا ہے وہ دلیری کے ساتھ اپنے حقوق کو منواتا ہے۔ اور لوگ ان کے حقوق دیتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھ ہے کہ اگر احمدیوں کے حقوق مارے گئے تو ہمارے لئے مشکل پڑ جائیگی اگر ہم ایسے ملکوں میں مثلاً مشرکوں میں سے ۲۵ فی صدی احمدی کر لیتے ہیں تو پھر وہ ملک کی اکثریت ہونے کی وجہ سے حکومت میں اسی نسبت سے اثر و رسوخ بڑھے گا اور ہماری تبلیغ اسلام کا کام پُراثر ہو جائے گا۔

میں نے اپنے

ایک خطبہ جمعہ میں

بتایا تھا کہ اسلام کی عیسائیت کے خلاف اصلی جنگ اس وقت ویسٹ افریقہ میں ہو رہی ہے کیونکہ اسلام کو چھوڑ کر باقی دنیا اس وقت مذہبی لحاظ سے دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک حصے پر دہریت کا لیبل ہے اور دوسرے حصے پر عیسائیت کا لیبل لگا ہوا ہے۔ دہریت والے حصے کو تو چھوڑ دیں کیونکہ انہوں نے مذہب کو خیرباد کہنے کا اعلان کر دیا ہے لیکن جہاں تک عیسائیت کے لیبل کا تعلق ہے اب یورپ بھی عیسائی نہیں رہا جو کسی زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ ایک انگریز صحافی کے ایک سوال کے جواب میں میں نے اسے بتایا تھا کہ تمہارے گرجے کے سامنے [illegible] کا بورڈ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری نئی پود عیسائیت سے کوئی دلچسپی نہیں رکھ رہی لیکن اُن پر عیسائیت لیبل لگا ہوا ہے۔

اب ویسٹ افریقہ میں عیسائی بڑا زور لگا رہے ہیں کہ وہاں وہ کامیاب ہو جائیں کیونکہ ان کو یہ نظر آ رہا ہے کہ یہ قومیں جس مذہب میں چلی گئیں دنیا بھر میں اس کا بڑا اثر ہوگا اور یورپ سے وہ مایوس ہو چکے ہیں۔ انگلستان سے وہ مایوس ہو چکے ہیں۔ امریکہ سے وہ مایوس ہو چکے ہیں صرف لیبل ہے اِلّا ماشاء اللہ۔ بعض لوگ دیانتداری سے عیسائیت پر ایمان رکھنے والے بھی ہوں گے لیکن انکی تعداد نسبتاً بہت کم ہے لیبل والا حصہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اب افریقہ میں عیسائیت کے ساتھ ہماری جنگ ہو رہی ہے اگر ہم جنگ جیت جائیں تو دوسرے ممالک میں جو عیسائیت کے لیبل والے ہیں ان میں بھی جیت جائیں گے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عظیم نعرہ لگایا تھا

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

(الکہف آیت ۱۱۱)

مسلمان اس کو بھول گئے۔ اتنے بڑے نبی کی زبان مبارک سے یہ نعرہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ بہت عظیم نعرہ ہے۔ فرمایا میں تمہارے جیسا انسان اور تم میرے جیسے انسان ہو۔ بحیثیت انسان ہم سب برابر ہیں یہ نعرہ اس وقت ہم احمدیوں کا نعرہ ہے غیر احمدیوں کا تو یہ نعرہ نہیں ہے کیونکہ انہیں آپس میں بھی ایک دوسرے سے نفرت اور حقارت ہے۔ بڑا دکھ ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی جھگڑا نہیں گو منافق ضرور ہیں

(باقی)

وقف جدید کی تعلیمی کلاس

وقف جدید کی تعلیمی کلاس عنقریب شروع ہونیوالی ہے اسلئے جو دوست بطور معلم زندگی وقف کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں ناظم ارشاد وقف جدید کے نام جلد از جلد بھجوا دیں جو امیدوار انٹرویو میں کامیاب ہو چکے ہیں انہیں کلاس کے اجراء سے چند یوم قبل بذریعہ ڈاک مطلع کر دیا جائیگا۔ مہربانی فرما کر فوری طور پر درخواستیں مقامی امراء / پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق سے ارسال فرمائیں۔ سندھ اور سرحد کے احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

رپورٹ سالانہ اجتماع انصار اللہ ضلع خیرپور سندھ

مجالس انصار اللہ ضلع خیرپور (سندھ) کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۲/۳/۷۲ ۲۳ کو زیر صدارت مرکزی نمائندہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک عہد انصار اللہ اور دعا کے بعد صاحب صدر نے درس قرآن دیا۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے درس حدیث اور خاکسار ناچیز نے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ اس کے بعد سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام "حضرت مسیح پاک کے کارنامے" اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر علی الترتیب مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مکرم نذیر احمد صاحب ریحان اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقاریر فرمائیں۔

دوسرا اجلاس اس عاجز کی صدارت میں تلاوت اور نظم کے بعد ۸ بجے شب شروع ہو کر دس بجے تک جاری رہا۔ جس میں علی الترتیب "رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی و مدنی زندگی" "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول پاکؐ سے" کے موضوع پر مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقاریر فرمائیں آخر میں اس عاجز نے دعاؤں پر زور دینے باہم پیار اور محبت سے رہنے اور خدمت دین کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہنے کی تلقین کی۔ مکرم محمد جمال صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام متعدد بار سنایا۔

تیسرا اجلاس مورخہ ۲۳/۳/۷۲ کو صبح ۴ بجے نماز تہجد۔ نماز فجر سے شروع ہوا۔ جس میں انصار اللہ خدام اور اطفال شامل ہوئے مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے درس کلام پاک۔ مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر نے درس حدیث دیا اور مکرم مولوی نذیر احمد ریحان صاحب نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر ایمان افروز واقعات سنائے۔

چوتھا اجلاس اس عاجز کی صدارت میں ۹ بجے دن شروع ہوا۔ کلام پاک کی تلاوت اور نظم کے بعد "تربیت اولاد" "برکات خلافت" اور "برکات الدعا" کے عناوین پر علی الترتیب مولانا غلام احمد صاحب فرخ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان اور مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر نے تقاریر فرمائیں۔ پھر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "رسالہ انصار اللہ" کی تحریک فرمائی۔ احباب نے ۱۵ رسالوں کی رقم -/۱۳۰ روپیہ فوراً ادا کر دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس کے بعد خاکسار نے نظم پڑھی اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے "خدمت دین کو اک فضلِ الٰہی جانو" پر تقریر فرمائی۔

بعدہٗ اس عاجز نے انصار اللہ کے سال رواں کے پروگرام کے متعلق ضروری ہدایات عرض کیں پھر عہد اور دعا پر یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اجتماع کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

(قریشی عبد الرحمٰن عفی عنہ ناظم اعلیٰ انصار اللہ مجالس سندھ)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہم نے تھکنا نہیں۔ نہ تھک کر ہم کہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسکی اجازت نہیں دی۔ وہ کہتا ہے بس چلتے چلے جاؤ۔ اگر تھک جاؤ تب بھی کھڑے نہ ہونا۔ حرکت میں رہو پھر میں برکت دیتا چلا جاؤں گا۔ پس خدا تعالیٰ نے ہمیں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی .... ہماری ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اور اس کے مطابق ہماری کوشش اور جدوجہد ہونی چاہیئے"

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا کام تحریک جدید کے ذریعہ جاری ہے اور اس کے لئے انتہائی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ لہٰذا مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ اپنے کئے گئے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ اور مالی جہاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۷۶۳

میں بشریٰ حمید زوجہ حمید انور صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ نشان رحمت 2/A-202 بلاک ۲ پی ای سی ایچ ایس۔ کراچی ۲۹ ضلع کراچی صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دس ہزار روپے
(۲) زیورات طلائی وزنی ۳۷ تولہ
(الف) ۲۰ عدد چوڑیاں ۲۱ تولے
(ب) ۵ عدد کڑے ۹ تولے
(ج) ۴ عدد سیٹ لاکٹ انگوٹھیاں وغیرہ ۷
مالیتی ۱۴۰۰۰/- روپے
(د) انگوٹھی ہیرا قیمت اندازاً ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: بشریٰ حمید زوجہ بنگلہ نشان رحمت 2/A-202 بلاک ۲ پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹

گواہ شد: حمید انور خاوند موصیہ

گواہ شد: مسعود احمد خورشید بنگلہ نشان رحمت بلاک ۲ - پی - ای - سی - ایچ - ایس - کراچی ۲۹

مسل نمبر ۲۰۷۶۴

میں محمودہ بشریٰ بنت ڈاکٹر چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم قوم زمیندار پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے
۲۰ تولہ سونا ۳۷۶۰/- روپے
کل میزان ۵۷۶۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمودہ بشریٰ۔ باب الابواب ربوہ جھنگ

گواہ شد: علی اکبر ولد چوہدری محمد حسین مرحوم موصی نمبر ۱۴۳۲ - ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: رحمٰن لبرا وصیت ۱۵۷۶۴ - ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۰۷۶۵

میں عامرہ فاروقی زوجہ حکیم محمد اسلم فاروقی صاحب قوم قریشی فاروقی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر پانچ صد روپے جو بذمہ خاوند ہے
۲- زیورات طلائی وزنی دس تولہ جس کی موجودہ قیمت فی تولہ ۱۸۵/- روپے ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عامرہ فاروقی ربوہ

گواہ شد: محمد اسلم فاروقی۔ خاوند موصیہ ربوہ

گواہ شد: فضل حق قریشی گولبازار۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۶۶

میں راج بی بی زوجہ برکت علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن گولبازار ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر مبلغ صد روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: راج بی بی گولبازار ربوہ۔

گواہ شد: ناصر احمد گھڑی ساز گولبازار - ربوہ

گواہ شد: محمد حسین ولد منشی دین قوم جٹ گولبازار ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۶۷

میں فہمیدہ اختر زوجہ منیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ نشان رحمت بلاک نمبر ۲ 2/A-202 - پی ای سی - ایچ ایس کراچی ۲۹ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دس ہزار روپے صرف
۲- زیورات طلائی ۳۲ تولے مالیتی اندازاً چھ ہزار روپے
انگوٹھی ہیرا قیمتی اندازاً ایک ہزار روپے ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: فہمیدہ اختر بقلم خود

گواہ شد: منیر احمد خاوند موصیہ بنگلہ نشان رحمت 2/A-202 بلاک ۲ پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹

گواہ شد: مسعود احمد خورشید عفی عنہ

مسل نمبر ۲۰۷۶۸

میں مہر النساء بیگم بیوہ خیر الدین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۹۲ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱- بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ
۲- انگوٹھی ۴ ماشہ قیمت
(دونوں) ۲۰۰ روپے
۳- حق مہر ۳۲ روپے وصول کر چکی ہوں

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: مہر النساء ربوہ۔ ضلع جھنگ

گواہ شد: نور الدین خوشنویس محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

گواہ شد: ہدایت اللہ کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۶۹

میں نصیرہ بیگم زوجہ عبد الغفار صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان ۱۷ اے ٹی منزل کرم آباد مسلم ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپے
کانٹے ۱½ تولے مالیتی ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: نصیرہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد: چوہدری عبد القادر

گواہ شد: ملک عبد القادر صدر مجلس [illegible] حلقہ رحمان پورہ لاہور

مسل نمبر ۲۰۷۷۰

میں سردار بیگم بیوہ میاں کرم الٰہی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن کوٹلیا نوالہ حال دار الرحمت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر مبلغ بتیس روپے وصول شدہ۔
(۲) مکان رہائشی واقع کوٹلیا نوالہ نصف حصہ کی میں مالک ہوں قیمت اندازاً بارہ ہزار روپے۔
(۳) نقد مبلغ دو ہزار روپے
(۴) اراضی زرعی واقع کوٹلیا نوالہ ضلع گجرات ۹ کنال مالیتی پانچ ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: سردار بیگم بیوہ میاں کرم الٰہی صاحب ربوہ

گواہ شد: حکیم ممتاز احمد ولد میاں کرم الٰہی دار الرحمت شرقی الف۔ مکان ۱۴/۲۳ ربوہ

گواہ شد: محمد شفیع ولد قریشی محمد رمضان دار الرحمت شرقی ربوہ

(باقی)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمِ انعامی انصار اللہ برائے سال ۱۹۷۱ء

صدر محترم مجلس انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق سال ۱۹۷۱ء کی کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں حیثیت کی حامل مجالس انصار اللہ کی فہرست حسب ذیل ہے:

۱- مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی اوّل
۲- مجلس انصار اللہ لاہور
۳- مجلس انصار اللہ لائل پور
۴- مجلس انصار اللہ ناظم آباد کراچی
۵- مجلس انصار اللہ چک ۱۲۱/ج ب۔ حسن پور
۶- مجلس انصار اللہ داربرٹن۔ ضلع شیخوپورہ
۷- مجلس انصار اللہ کراچی صدر
۸- مجلس انصار اللہ پشاور شہر
۹- مجلس انصار اللہ جھنگ صدر
۱۰- مجلس انصار اللہ سکھر۔

اس فیصلہ کے مطابق علم انعامی انصار اللہ کی مستحق مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی قرار پائی۔ گزشتہ سال چونکہ جلسہ سالانہ نہیں ہو سکا اس لئے تقسیم علم انعامی کی کارروائی مورخہ ۳۱ امان/مارچ کو مجلس مشاورت کے موقعہ پر عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں مکرم نسیم سیفی صاحب قائد عمومی نے علم انعامی کی مستحق مجلس اور کارکردگی کے لحاظ سے باقی نو مجالس کے ناموں کا اعلان کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مارٹن روڈ کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم مولوی عبد المجید صاحب کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی انصار اللہ مرحمت فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس مجلس کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔ باقی نو مجالس کے عہدیداران کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری برائے صدر انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے پنجاب یونیورسٹی باسکٹ بال چیمپین شپ جیت لی۔ الحمد للہ

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام لاہور میں انٹر کالجیٹ باسکٹ بال چیمپین شپ کا مقابلہ ۱۱ اپریل تا ۱۵ اپریل منعقد ہوا۔ جس میں ۲۴ مختلف کالجوں کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ تعلیم الاسلام کالج نے فائنل جیتنے کے لئے چار میچ کھیلے پہلا میچ مری کالج سیالکوٹ کے ساتھ تھا جس میں ٹی آئی کالج کو واک اوور مل گیا دوسرا میچ گورنمنٹ کالج ملتان سے کھیلا۔ جو ۳۷ کے مقابل ۸۰ پوائنٹ بنا کر جیت لیا۔ تیسرا میچ گورنمنٹ کالج لاہور سے ہوا جس میں ۴۸ کے مقابل ۷۵ پوائنٹ بنا کر جیت لیا۔ چوتھا اور آخری میچ اسلامیہ کالج لاہور سے ہوا اس میں ٹی آئی کالج نے ۵۷ کے مقابل ۷۸ پوائنٹ بنا کر یونیورسٹی چیمپین شپ جیت لی۔ الحمد للہ۔

تمام میچوں میں کالج کے طلباء نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا اور داد حاصل کی۔ ہماری یہ کامیابی محض حضور ایدہ اللہ اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ ثم الحمد للہ۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر محترم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج نے بحیثیت مہمان خصوصی ٹیموں میں سرٹیفکیٹ تقسیم کئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کو تعلیم کے میدان میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ مندرجہ ذیل طلباء اس ٹیم کے ممبر تھے۔

۱- نیاز احمد کیپٹن ۲- عبد الرحمن مبشر ۳- مرزا عبد الرشید ۴- حفیظ الرحمن انور ۵- ذبیح اللہ۔ ۶- منور احمد چوہدری ۷- سعید اللہ خان ۸- کریم احمد نذیر ۹- نعیم احمد ۱۰- محمد اسلم خالد ۱۱- عابد باجوہ ۱۲- طاہر احمد خان۔

پہلے پانچ طلباء یونیورسٹی میں بھی منتخب ہو گئے ہیں اور کریم احمد نذیر ریزرو میں جنہوں نے ۱۹ اپریل سے انٹر یونیورسٹی مقابلوں میں حصہ لینا ہے۔ (محمد احمد انور ایم اے انچارج باسکٹ بال ٹیم ٹی آئی کالج ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے چچا مکرم حمید اللہ صاحب کوثر کراچی پر ایک کیس بنایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے چچا جان موصوف کو باعزت بری فرمائے اور

مکرم محمد صدیق خان صاحب کی وفات

(محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب)

مکرم محمد صدیق خان صاحب میرے صوبائی و ضلع وار نظام جماعت ہائے احمدیہ کے کلرک تھے۔ ۲ اپریل کو میرے ساتھ ہی مشاورت کے بعد ربوہ سے واپس آئے۔ اگلے روز صبح بازار سے کچھ چیزیں لینے گئے تو وہیں دل کا حملہ ہوا۔ اور چند منٹ کے اندر بازار میں ہی فوت ہو گئے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

ان کی اس اچانک وفات کی بار دوم میں ہی مجھے فون سے اطلاع ملی جو بہت صدمہ کا موجب ہوئی اسی وقت بازار پہنچا تو معلوم ہوا کہ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب اور مکرم قریشی محمود الحسن صاحب مرحوم کو ان کے مکان پر لے گئے ہیں۔ اسی دن شام کو بعد نماز مغرب مرحوم کا جنازہ ہوا جس میں کثرت سے دوست شامل ہوئے۔ سرگودھا میں ہی دفن ہوئے۔ عمر قریباً ۵۴ سال تھی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ ۴۲ سال کے قریب میرے ساتھ کام کیا۔ بہت مخلص دیانتدار محنتی اور وفادار تھے سلسلہ کے کاموں کو ہمیشہ خوشدلی اور عمدگی سے کرتے۔ مرحوم کے صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی بڑے ہیں۔ لڑکی کی شادی پچھلے سال ہی کی تھی۔ باقی بچے (تین لڑکے اور دو لڑکیاں) چھوٹے ہیں۔ ایک بچوں کی والدہ ہیں۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درثار کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(مرزا عبد الحق۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب)

تازہ ماہنامہ الفرقان

ماہ اپریل کا رسالہ الفرقان جملہ خریداروں کو ۱۵ تاریخ کو پوسٹ کر دیا گیا ہے اگر ۲۲ اپریل تک کسی خریدار کو نہ ملے تو وہ اطلاع دے کر دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

اس ماہ کے رسالہ میں اداریہ، شذرات کے علاوہ محترم مرزا عبد الحق صاحب کا مضمون "حج بیت اللہ کے کوائف" ایک خاص مضمون ہے۔ دیگر اہم مقالات و نظمیں بھی ہیں۔ مسجد اقصیٰ ربوہ کا فوٹو بھی شامل اشاعت ہے۔ سالانہ چندہ صرف سات روپے ہے اور اس نسخہ کی قیمت ستر پیسے ہے۔ (مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

تجربہ کار اکاؤنٹنٹ

ایک لمیٹڈ کمپنی کے لئے ایسے محنتی اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے جسے کسی لمیٹڈ کمپنی میں کم از کم پانچ سال حسابات رکھنے کا تجربہ ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ اپنی درخواستیں مع کوائف ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

م۔ ل۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

ضروری اعلان

صیغہ جائیداد کو صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ جات کی طرف سے مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ کچھ شکستہ سامان وصول ہوا ہے۔ جسے صیغہ ہذا بتاریخ ۲۳/ اپریل بروز اتوار بعد نماز عصر بوقت پانچ بجے شام گراؤنڈ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں بذریعہ نیلام عام فروخت کرے گا۔ فروخت شدہ سامان کی قیمت موقعہ پر ہی نقد وصول کی جائے گی خواہش مند موقعہ پر پہنچ کر نیلامی میں حصہ لیں۔

سائیکل۔ ٹائم پیس۔ کرسیاں شکستہ۔ میز شکستہ۔ فوارہ انگیٹھیاں استری ہا لوہا و کوئلہ، بالٹیاں گیس لیمپ وغیرہ وغیرہ۔

(ناظم جائیداد)

...مر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (مجید اللہ ابن مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج غانا)

۲- خاکسار کا نبیرہ عزیز نسیم الرحمن ابن ایس اے وہاب صاحب ڈپٹی الیکشن کمشنر لاہور کی آنکھ پر ایک پتھر لگنے کی وجہ سے چوٹ آئی ہے۔ لاہور کے ماہر ڈاکٹر ولی الکبیر نے کہا ہے کہ ڈیلہ خدا کے فضل سے محفوظ ہے البتہ آنکھ میں تین زخم آئے ہیں۔ عزیز مذکور کا میٹرک کا امتحان ۱۹ اپریل کو شروع ہو رہا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی آنکھ کو کامل شفا بخشے اور وہ امتحان میں شامل ہونے کی توفیق پائے آمین۔

شیخ عبد الرحمن کپور تھلوی ریٹائرڈ تحصیلدار دار الرحمت غربی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴